قاضی محمد اسرائیل، مانسہرہ

علماء کا مقام اور ان کی ذمہ داریاں

انبیاء علیہم السلام کو اللہ پاک نے لوگوں کی ہدایت کے لیے دنیا میں مبعوث کیا۔ جب ایک نبی علیہ السلام کا انتقال ہوا تو دوسرا نبی اس کے بعد مبعوث کیا گیا۔ یہاں تک کہ سلسلہ رسل کی آخری کڑی آمنہ کے لال عبداللہ کے دریتیم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ پاک نے پوری کائنات کے لیے رسولؐ بنا کر بھیجا اور یہ اعلان فرمایا کہ آپؐ کے بعد نبوت اور رسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا ہے۔ اب لوگوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لیے پیغمبروں والا کام اس امت کے علماء کے حوالے کر دیا گیا ہے اور خالق کائنات نے اعلان فرمایا کہ میرے بندوں میں سب سے زیادہ مجھ سے ڈرنے والے علماء ہیں۔ علماء کرام کے ادب احترام کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ علماء کرام کا مقام اور مرتبہ بہت بلند ہے۔ میں ایک جھلک علماء کرام کے مقام اور مرتبے کی آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ خالق ارض وسما رب العالمین نے قرآن پاک کے اندر اعلان فرمایا۔ ترجمہ: "کیا علم والے اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں۔"

دوسری جگہ اعلان فرمایا۔ ترجمہ: "اللہ پاک، جو لوگ ایمان لائے ان کے درجے اور مرتبے بلند کرے گا اور علم والے لوگوں کے بھی۔"

اس آیت میں اللہ پاک نے علماء کرام کی عظمت اور رفعت کا ذکر کیا ہے۔ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ شخص میری اُمت میں سے نہیں ہے جو ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے، ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے عالم کی قدر نہ کرے (ترغیب)

ایک اور مقام پر پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں جن کو منافق کے سوا کوئی شخص ہلکا (ذلیل) نہیں سمجھ سکتا۔ ایک وہ شخص جو اسلام کی حالت میں بوڑھا ہو گیا۔ دوسرا اہل علم تیسرا منصف بادشاہ۔ (ترغیب)

ہماری آنکھوں کے نور دلوں کے سرور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء کا مقام بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "یا تو عالم بن یا طالب علم یا علم کا سننے والا یا (اہل علم اور علماء) سے محبت کرنے والا۔ پانچویں قسم میں داخل نہ ہونا ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔" (مقاصد حسنہ)

حضرت علامہ حافظ ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ پانچویں قسم سے مراد علماء کی دشمنی ہے اور ان سے بغض رکھنا۔ اسی مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یا تو عالم بن یا طالب علم اور اگر دونوں نہ ہو سکے تو علماء سے محبت رکھنا ان سے بغض نہ رکھنا۔ (مجمع)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کریم کے حاملین (علماء وحفاظ) قیامت کے دن جنت والوں کے سردار اور چوہدری ہوں گے۔ (طبرانی)

حضرت علامہ عبدالوہاب شعرانی جو بہت بڑے بزرگ اور صوفی گزرے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی باتوں کا مسلمانوں سے عہد لیا ان میں سے ایک یہ بات بھی تھی کہ ہم علماء کا احترام کرنا علماء

شعرانیؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک عام عہد اس بات کا لیا گیا ہے کہ ہم علماء کرام کا اکرام اور احترام کریں اور ان کی تعظیم کریں اور ہم میں یہ قدرت نہیں ہے کہ ان کے احسانات کا بدلہ دے سکیں چاہے وہ سب کچھ دے دیں جو ہماری ملک میں ہے اور ہم ابد تک ان کی خدمت کرتے رہیں۔ اس عہد سے بہت سے طالب علم اور مریدین کوتاہی کرنے لگے ہیں حتیٰ کہ ہم کو ایک شخص بھی ایسا نظر نہیں آتا جو اپنے استاذ کے حقوق واجبہ ادا کرتا ہو۔ ہمارے دین کے بارے میں ایک بڑی علامت ہے جس سے علم کی اہانت کا پتہ چلتا ہے اور اس فاسد استاذ کے علم کے ساتھ لاپرواہی کا پتہ چلتا ہے جس نے اس کو علم پڑھایا ہے۔ مزید وضاحت کرتے ہوئے علامہ شعرانیؒ لکھتے ہیں۔ ہم لوگوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک عام عہد لیا گیا ہے کہ ہم علماء اور صالحین کی تعظیم کریں چاہے وہ خود اپنے علم پر عمل نہ کریں اور ہم لوگ ان کے حقوق واجبہ کو پورا کریں اور ان کے ذاتی معاملات کو اللہ کے سپرد کر دیں۔ جو شخص ان کے حقوق واجبہ اکرام اور تعظیم میں کوتاہی کرے وہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت کرتا ہے۔ اس لئے کہ علماء رسول اللہ کے جانشین ہیں اور ان کی شریعت کے حامل اور اس کے خادم ہیں۔

اس لئے جو شخص ان کی اہانت کرتا ہے تو یہ سلسلہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے اور یہ کفر ہے اور تم غور کرو کہ بادشاہ اگر کسی کو ایلچی بنا کر کسی کے پاس بھیجے اور وہ اس کی اہانت کرے تو بادشاہ ایلچی کی بات کس غور سے سنے گا اور اپنی ہیبت کو جو اس اہانت کرنے والے پر بھی ڈالے گا اور اس کو اپنے دربار سے ہٹا دے گا بخلاف اس شخص کے جو ایلچی کی تعظیم اور توقیر کرتا ہے اور اس کا حق ادا کرتا ہے اور بادشاہ بھی اس کو اپنا مقرب بنا لیتا ہے۔ علماء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد ہیں۔ ان کی عزت کرنا فرض ہے۔ جو ان کی عزت کرے گا وہ ان شاءاللہ قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جگہ پائے گا۔ جب علماء کرام آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث اور جانشین ہیں تو پھر ہر موقع پر اور ہر موڑ پر علماء کو امت کی راہنمائی کرنی ہوگی اور امت کا فرض بنتا ہے کہ وہ علماء کا ساتھ دیں اور وقت کی حکومت کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ علماء حق سے راہنمائی حاصل کرے اور علماء کی ضروریات کو مد نظر رکھیں ان کا خیال رکھے کہ کسی صورت میں علماء کا وقار مجروح نہ کیا جائے۔ علماء تو زمین کے ستارے ہیں۔ ان سے روشنی لی جائے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

علماء کی مثال زمین میں ایسی ہے جیسی آسمان میں ستارے جن کے ذریعے جنگل کے اندھیروں اور سمندروں میں راستہ پہچانا جاتا ہے اگر ستارے بے نور ہو جائیں تو یہ بات اقرب ہے کہ رہبرانِ قوم راستہ سے بھٹک جائیں۔ (ترغیب)

علماء کو چاہئے کہ اپنی روشنی سے پوری دنیا کو منور کریں۔ علم و تقویٰ سے پوری امت کو مستفید کریں۔ ایک مقام پر آپؐ نے فرمایا کہ نبوت کے درجے کے بہت قریب ایک جماعت علماء کی ہے دوسرے مجاہدین کی۔ اس لئے کہ علماء اس چیز کا راستہ بتاتے ہیں جو اللہ کے رسولؐ لے کر آئے ہیں اور مجاہدین اپنی تلواروں سے اس طرف متوجہ کرتے ہیں۔ (احیاء العلوم)

علماء کرام کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ امت مسلمہ کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کریں۔ علماء کرام پر یہ فرض بھی عائد ہوتا ہے کہ پوری دنیا میں اشاعت اسلام کے لئے کوشش کریں۔ علماء کرام کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ کوئی مانے یا نہ مانے حق کی آواز بلند کرتے رہیں۔ علماء جماعت انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ انبیاء کرام نے قوم کی ہر موقع اور ہر موڑ پر راہنمائی فرمائی جس کی وجہ سے انبیاء کو ساحر مجنون اور دیوانہ کہا گیا مگر انبیاء علیہم السلام نے اپنے مشن کو نہیں چھوڑا۔ علماء کا فرض ہے کہ وہ اس پاک جماعت انبیاء کے جانشین ہونے کا حق ادا کرتے ہوئے

(باقی صفحہ ...)